مولانا شیخ محمد عادل ربانی

ہر روح اپنے اعمال کی گرفت میں ہے

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسم الله الرحمن الرحيم

كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ

ہر شخص اپنے کیے ہوئے اعمال کے ذمہ ہے۔ (قرآن ۵۲:۲۱) صدق الله العظیم۔ ہر شخص اپنے کیے ہوئے اعمال کا ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ جو کچھ (اعمال) اُس نے کمائے ہیں، اُسی کے مطابق اُس کے ساتھ سلوک کیا جائے گا۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں، جو کچھ بھی اُس نے کیا، اُس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔

انسان وہی کچھ (اعمال) دیکھے گا جو اُس نے خود کیا ہوگا ــ عبادتیں، فرماں برداری اور وغیرہ۔ کچھ بھی چھوٹے گا نہیں۔ دنیا میں کیے گئے اعمال کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ کیا ضائع ہوتا ہے؟ اگر آپ سے گناہ ہوگئے ہیں اور آپ اُن پر توبہ کرتے ہو اور اللہ ﷻ سے معافی مانگتے ہو، تو اللہ ﷻ اُنہیں ضائع کر دیتا ہے۔ وہ ﷻ اسے مٹا دیتا ہے۔ لیکن اگر آپ اپنے آپ کو کچھ سمجھ کر، ہر روز وہی گناہ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی طریقہ دکھاتے ہیں، تو پھر آپ کو سزا ملے گی۔ آپ کو اپنے کیے ہوئے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ پھر، آپ دیکھیں گے کہ آپ کے اعمال نے آپ کو کیا فائدہ دیا ہے۔

اسی لیے، دنیا میں رہتے ہوئے، کہتے ہیں کہ دنیا میں ایک سانس (لمحہ) زمین کے نیچے ہزار سال سے بہتر ہے۔ کیونکہ جب تک انسان سانس لے رہا ہے، اللہ ﷻ اُسے معاف کرتا ہے اور اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ورنہ، یہ سب کچھ گزر چکا ہوتا ہے۔ جب انسان اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے، اُس کے حساب کی کتاب بند ہو جاتی ہے۔ جو نیک اعمال انسان نے کیے ہوتے ہیں، وہ اُس کی موت کے بعد رک جاتے ہیں، سوائے تین چیزوں کے، جیسا کہ ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ پہلی چیز، نیک اولاد جو آپ کے بعد نیکی اور صدقہ کرتی ہے؛ یہ نیکی آپ تک پہنچتی ہے، اور اُس (اولاد) کو بھی فائدہ دیتی ہے۔ دوسری چیز، وہ بہترین علم جو آپ لوگوں کے لیے چھوڑ

مولانا شيخ محمد عادل رباني

جاتے ہیں تاکہ لوگ اُس سے فائدہ اُٹھائیں۔ تیسری چیز، ایسا نیک کام جو امت کے فائدے کے لیے کیا گیا ہو؛ جیسے مسجد، مدرسہ، ہسپتال، یتیم خانہ یا کوئی بھی چیز، چاہے وہ ایک پانی کا چشمہ ہی کیوں نہ ہو، جس سے لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ان لوگوں کی دعائیں جو ان چیزوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، قبول ہوتی ہیں اور آپ تک پہنچتی ہیں۔ ورنہ، آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اوپر سے گناہ بھی کیے۔ بلکہ یہ بھی کافی نہیں تھا۔ آپ ضد کرنے سے باز نہیں آئے۔ آپ نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔ پھر، آپ کی حالت بہت بری ہوگی؛ مشکل نہیں، بلکہ انتہائی بری۔ اللہ ﷻ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔

تو انسان کو آخرت میں اپنے تمام کیے ہوئے ہر عمل کا پتہ چل جائے گا۔ **''كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ''**، ''ہر شخص اپنے کیے ہوئے اعمال کے ذمہ ہے۔'' (قرآن ۵۲:۲۱)۔ اُسے پکڑا جائے گا۔ بالکل ایسے جیسے وہ گرفت میں ہو، کسی بندی کی طرح۔ اگر اُس کے خلاف کچھ ہوا، تو وہ اُس کی ادائیگی کرے گا اور آزاد ہو جائے گا۔ ''میرے پاس کچھ نہیں،'' ''ادھر آؤ۔ اُس راستے، بائیں طرف۔'' اگر اُدھر کچھ (اعمال) ہوں گے، پھر آپ بعد میں بری ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر کچھ نہ ہوا، تو ہمیشہ کے لیے وہیں رہنا ہوگا۔ اللہ ﷻ ہماری حفاظت کرے۔ اللہ ﷻ ہمیں اپنے نفس کی پیروی کرنے سے بچائے، ان شاء اللہ۔

ومن الله التوفيق. الفاتحة.

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
28 جون 2025/ 3 محرم 1447
لیفکے، قبرص

www.mawlanasultan.org